از عدالت اعظمیٰ

کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی سٹی، بمبئی

بمقابلہ

پپن چندرا میگن لال اینڈ کمپنی لمیٹڈ، بمبئی

ایس۔ کے۔ داس، ایم ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز۔

انکم ٹیکس-منافع اور قابل تشخیص آمدنی-کے درمیان فرق-منافع کی کمی-کس طرح طے کیا گیا-انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922) دفعات 10 (2)(vii) دوسری پرویسو، 66(1)۔

مدعا علیہ کمپنی نے مخصوص مشینری 89,000 روپے میں خریدی اور اسی قیمت پر فروخت کی، لیکن اکاؤنٹ کی کتابوں میں اس مشینری کی لکھی ہوئی قیمت اکاؤنٹ کے سال میں 73،392 روپے دکھائی گئی۔ کمپنی نے کمپنی کے منافع میں اصل قیمت اور تحریری قیمت کے درمیان فرق، یعنی 15,608 روپے کا اضافہ کیا۔ انکم ٹیکس آفیسر نے انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 23A کے تحت ایک آرڈر بھی پاس کیا، اور ہدایت کی کہ قابل تخمینہ آمدنی کا غیر تقسیم شدہ حصہ، شیئر ہولڈرز میں بطور ڈیویڈنڈ تقسیم کیا گیا سمجھا جائے گا۔ انکم ٹیکس آفیسر کے حکم کے خلاف اپیلیں ناکام ثابت ہوئیں اور اپیلٹ ٹریبونل نے درج ذیل سوال کو دفعہ 66(1) کے تحت ہائی کورٹ کو بھیج دیا:-

" کیا 15,608 روپے کی رقم کو مائننگ کا تعین کرنے کے مقصد سے تخمینہ دار کمپنی کے "منافع" میں شامل کیا جانا چاہیے تھا کہ آیا اس کی طرف سے اعلان کردہ اس سے بڑے ڈیویڈنڈ کی ادائیگی غیر معقول ہوگی۔"

عدالت عالیہ نے سوال کا جواب نفی میں دیا۔ خصوصی رخصت کی اپیل پر، انہوں نے کہا کہ عدالت عالیہ کا موقف درست ہے۔

دفعہ 10 (2) (vii) کے افسانے کے مطابق، دفعہ 2 (6C) کے ساتھ

پڑھیں، جو چیز واقعی آمدنی نہیں ہے، قابل تشخیص آمدنی کے حساب کے مقصد سے، قابل ٹیکس آمدنی بنائی گئی ہے: لیکن اس حساب سے، یہ ہوتا ہے۔ تجارتی منافع نہ بنیں، اور اگر یہ تجارتی منافع نہیں ہے، تو اس کا اندازہ لگانے میں اس بات کو مدنظر رکھا جائے گا کہ آیا منافع کی قلیلیت کے پیش نظر ایک بڑا ڈیویڈنڈ غیر معقول ہوگا۔

"منافع کی کمی" کو "قابل تشخیص آمدنی کی قلیلیت" کے ساتھ مساوی نہیں کیا جانا چاہئے بلکہ تجارتی اصولوں کے مطابق طے کیا جانا چاہئے۔

سر کستور چند لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی، (1949) XVII آئی۔ٹی۔آر 493 ، Ezra Proprietary Estates Ltd. ازرا پروپرائٹری اسٹیٹس لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مغربی بنگال، (1950) XVIII آئی۔ٹی۔آر 762 اور کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی بمقابلہ ایف۔ ایل۔ اسمتھ اینڈ کمپنی (بمبئی) لمیٹڈ، (1959) XXXV آئی۔ٹی۔آر 183، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: سول اپیل نمبر 761 آف 1957۔

سابق بمبئی عدالت عالیہ کے 24 فروری 1955 کے آئی۔ٹی۔آر 48/X آف 1954 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے ہر دیال ہارڈی اور ڈی گپتا۔

این اے پالکھی والا اور آئی این شروف، مدعا کے لیے۔

17 نومبر 1960 عدالت کا فیصلہ کی طرف سے دیا گیا تھا

جسٹس شاہ- انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، بمبئی بنچ "A"، جس کا حوالہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے دفعہ 66 (1) کے تحت دیا گیا ہے- اس کے بعد اسے ایکٹ کہا جائے گا- درج ذیل سوال:

" کیا 15,608 روپے کی رقم کو تعین کرنے والے کمپنی کے "منافع" میں اس مقصد کے لیے شامل کیا جانا چاہیے تھا کہ آیا اس کی طرف سے اعلان کردہ اس سے بڑے ڈیویڈنڈ کی ادائیگی غیر معقول ہوگی؟

"ہائی کورٹ نے سوال کا جواب نفی میں دیا۔ ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف، آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی چھٹی کے ساتھ، اس اپیل کو ترجیح دی جاتی ہے۔

میسرز چمن چندر میگن لال اینڈ کمپنی، لمیٹڈ - جس کے بعد کمپنی کہا جاتا ہے - ہندوستانی کمپنیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ کمپنی ایسی ہے جس میں عوام کو دفعہ 23A ایکٹ کی وضاحت کے معنی میں خاطر خواہ دلچسپی نہیں ہے۔ مادی وقت میں اس کا ادا شدہ سرمایہ 20,800 روپے تھا جو مندرجہ ذیل ہے:

50 روپے کے 20 شیئرز ہر ایک کو مکمل طور پر ادا کیا گیا اور 50 روپے کے 1980 شیئرز، روپے 10 کے اوپری حصے کی ادائیگی کی جا رہی ہے۔ دسمبر 1945 میں، کمپنی نے کچھ مشینری 89,000 روپے میں خریدی اور اسے مارچ 1947 میں کسی وقت بیچ دی، جس قیمت پر یہ اصل میں خریدی گئی تھی۔ کمپنی کے اکاؤنٹس کی کتابوں میں، اکاؤنٹ کے سال 1946-47 (1 اپریل 1946 سے 31 مارچ 1947) میں مشینری کی تحریری قیمت 73,392 روپے تھی۔ سال 1946 کے لیے 47 روپے 33,245 روپے تھے۔ 21 اکتوبر 1947 کو ہونے والی جنرل میٹنگ میں، کمپنی نے اکاؤنٹ کے سال کے لیے 12,000 روپے کے منافع کا اعلان کیا۔ سال 1947-48 کے لیے ٹیکس کا تعین کرتے ہوئے، انکم ٹیکس آفیسر نے سال 1946-47 کے اکاؤنٹ کے لیے کمپنی کی قابل تخمینہ آمدنی کا حساب 48,761 روپے میں کیا اور کمپنی کی طرف سے واپس کیے گئے 33,245 روپے کے منافع میں 15,600 روپے کا اضافہ کیا۔ مارچ، 1947 میں فروخت کی گئی مشینری کی تحریری قیمت سے زیادہ کا احساس ہوا۔ انکم ٹیکس آفیسر نے ایکٹ کے سیکشن 23A کے تحت ایک حکم نامہ پاس کیا کہ 15,429 روپے (کمپنی کی قابل تخمینہ آمدنی کا غیر تقسیم شدہ حصہ ہے جیسا کہ قابل ادائیگی ٹیکسوں سے کم کیا گیا ہے۔) کو عام اجلاس کی تاریخ کے مطابق شیئر ہولڈرز میں بطور ڈیویڈنڈ تقسیم کیا گیا ہے، اور ہر شیئر ہولڈر کا متناسب حصہ اس کی کل آمدنی میں شامل کیا جائے گا۔ اس کے حکم کے خلاف اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر اور انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل کو ترجیح دی گئی اپیلیں ناکام ثابت ہوئیں، لیکن کمپنی کے کہنے پر اپیلٹ ٹریبونل نے ایکٹ کے سیکشن 66(1) کے تحت بمبئی کی ہائی کورٹ کو یہاں سے رجوع کیا۔

ایکٹ کی دفعہ 23A(1) جیسا کہ یہ متعلقہ وقت پر کھڑا تھا (جہاں تک یہ مادی ہے) حسب ذیل تھا:-

"جہاں انکم ٹیکس آفیسر اس بات سے مطمئن ہے کہ کسی بھی پچھلے سال کے سلسلے میں کسی بھی کمپنی کی طرف سے چھٹے مہینے کے آخر تک منافع اور منافع تقسیم کیا گیا ہے جب اس کے پچھلے سال کے اکاؤنٹس کمپنی کے جنرل میٹنگ کے سامنے رکھے گئے ہیں۔ اس پچھلے سال کی کمپنی کی قابل تخمینہ آمدنی کے 60 فیصد سے زیادہ، جیسا کہ انکم ٹیکس کی رقم اور اس کے سلسلے میں کمپنی کی طرف سے قابل ادائیگی سپر ٹیکس کی رقم سے کم ہے، وہ، جب تک کہ وہ مطمئن نہ ہو کہ نقصانات کے حوالے سے کمپنی پہلے کے سالوں میں یا کم ہونے والے منافع کی حد تک، ڈیویڈنڈ کی ادائیگی یا اعلان کردہ اس سے بڑے ڈیویڈنڈ کی ادائیگی غیر معقول ہو گی، معائنہ کرنے والے اسسٹنٹ کمشنر کی سابقہ منظوری کے ساتھ تحریری طور پر ایک حکم جاری کرے کہ غیر تقسیم شدہ حصہ اس پچھلے سال کی کمپنی کی قابل تخمینہ آمدنی جیسا کہ انکم ٹیکس کے مقاصد کے لیے شمار کیا گیا ہے اور اس کے سلسلے میں کمپنی کی طرف سے قابل ادائیگی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی رقم سے کم کو شیئر ہولڈرز میں بطور ڈیویڈنڈ تقسیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ جنرل میٹنگ کی تاریخ میں،......"

واضح طور پر، سیکشن 23A کے ذریعہ، انکم ٹیکس آفیسر کو ایک حکم پاس کرنے کی ضرورت ہے جس میں ہدایت کی گئی ہے کہ کسی بھی کمپنی کی قابل تشخیص آمدنی کا غیر تقسیم شدہ حصہ (جس میں عوام کو خاطر خواہ دلچسپی نہیں ہے) کو شیئر ہولڈرز میں بطور ڈیویڈنڈ تقسیم کیا گیا ہے۔ اگر وہ مطمئن ہے کہ (i) کمپنی نے پچھلے سال کی اپنی قابل تخمینہ آمدنی کا 60% تقسیم نہیں کیا ہے جو انکم ٹیکس اور قابل ادائیگی سپر ٹیکس سے کم ہے، (ii) جب تک کہ ڈیویڈنڈ کی ادائیگی، یا اعلان کردہ اس سے بڑا ڈیویڈنڈ نہ ہو۔ (a) کمپنی کو پچھلے سالوں میں ہونے والے نقصانات یا (b) پچھلے سال میں کمائے گئے منافع کے حوالے سے، غیر معقول ہوگا۔ اکاؤنٹ کے سال کے لیے کمپنی کی کل قابل تخمینہ آمدنی روپے تھی۔ 48,761 روپے اور وہاں پر قابل ادائیگی ٹیکس 21,332 روپے تھا: 27,249 روپے کا 60% (انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی وجہ سے قابل تشخیص آمدنی) روپے کے اعلان کردہ ڈیویڈنڈ سے زیادہ ہے۔ 4,458۔ سیکشن 23A کے تحت انکم ٹیکس آفیسر کے دائرہ اختیار کے استعمال کی پہلی شرط

اس لیے بلاشبہ پوری ہوگئی۔لیکن انکم ٹیکس آفیسر کو ابھی بھی مطمئن ہونا باقی تھا کہ آیا منافع کی کمیت (اس معاملے میں اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ کمپنی کو پہلے کے سالوں میں نقصان ہوا تھا)، ڈیویڈنڈ سے بڑا ڈیویڈنڈ تقسیم کرنا غیر معقول ہوگا۔اصل میں اعلان کیا. انکم ٹیکس آفیسر نے واضح طور پر اس سوال پر غور نہیں کیا: اس نے کمپنی کی طرف سے اٹھائے جانے والے اس اعتراض کو مسترد کرنے پر اپنا فیصلہ برقرار رکھا کہ فروخت سے حاصل ہونے والی مشینری کی قیمت اور اکاؤنٹ کے سال میں لکھی گئی قیمت کے درمیان فرق نہیں ہوسکتا۔سیکشن 23A کے تحت آرڈر پاس کرنے میں غور کیا گیا۔ایسا لگتا ہے کہ اس نے فرض کیا کہ اگر اس فرق کو مدنظر رکھا جائے تو بڑے ڈیویڈنڈ کی تقسیم غیر معقول نہیں تھی، اور ٹریبونل اس بنیاد پر آگے بڑھا کہ یہ مفروضہ درست تھا۔

ریونیو کے وکیل نے اپیل کی حمایت میں عرض کیا کہ "منافع کی چھوٹی پن" کے اظہار کا مطلب قابل تشخیص آمدنی کے چھوٹے پن سے زیادہ نہیں ہے، اور یہ کہ کسی بھی صورت میں، منافع کی گنتی میں، مشینری کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم اس کی لکھی ہوئی قیمت سے زائد اکاؤنٹ کا سال اس بات پر غور کرنے کے لیے ذمہ دار تھا کہ آیا "منافع کی کمیت" سے متعلق شرط پوری ہوئی ہے۔

مادی وقت پر، ایکٹ کے سیکشن 2(6C) نے سیکشن 10 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (vii) کی دوسری شرط کے تحت منافع سمجھی جانے والی کسی بھی رقم کے درمیان "آمدنی" کی تعریف کی ہے۔ 10، کسی تشخیص کار کے منافع یا حاصلات کے حساب سے اس کے زیر عنوان "کاروبار، پیشے یا پیشے کے منافع اور فوائد"، وہ رقم جس کے ذریعے فروخت کی گئی کسی عمارت، مشینری یا پلانٹ کی قیمت لکھی گئی ہے۔ , ضائع یا منہدم یا تباہ شدہ رقم اس رقم سے زیادہ ہے جس کے لیے عمارت، مشینری یا پلانٹ درحقیقت فروخت کیا جاتا ہے یا اس کے سکریپ کی قیمت بطور کٹوتی کی اجازت دی جاتی ہے۔تاہم یہ الاؤنس سیکشن 10 کی شق (vii) ذیلی دفعہ (2) کے دوسرے پرووائزو کے ذریعہ تجویز کردہ ایک استثناء کے ساتھ مشروط ہے کہ جہاں کسی عمارت، مشینری یا پلانٹ کی فروخت کی جانے والی رقم تحریری قیمت سے زیادہ ہے، اضافی جو کہ اصل قیمت اور تحریری قیمت کے درمیان فرق سے زیادہ نہیں ہے اس کو پچھلے سال کا منافع سمجھا جائے گا جس میں فروخت ہوئی تھی۔ایکٹ کے

سیکشن 10 کے تحت کمپنی کے منافع اور منافع کی گنتی میں، قابل ٹیکس آمدنی کا اندازہ لگانے کے مقصد سے، اکاؤنٹ کے سال میں مشینری کی تحریری قیمت اور اس کی فروخت کی گئی قیمت کے درمیان فرق (قیمت اصل لاگت سے زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے) اکاؤنٹ کے سال میں منافع سمجھا جانا تھا، اور اس طرح کے منافع ہونے کی وجہ سے، اسے تشخیص کے سال میں قابل تشخیص آمدنی میں شامل کیا جانا تھا۔ لیکن یہ ایکٹ کے متعارف کرائے گئے افسانے کا نتیجہ ہے۔ حقیقت میں سرمایہ کی واپسی کیا ہے وہ ایک افسانے کے ذریعہ ہے جسے ایکٹ کے مقاصد کے لئے آمدنی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ وصول شدہ قیمت اور لکھی گئی قیمت کے درمیان یہ فرق انکم ٹیکس کے قابل بنا دیا جاتا ہے، اس لیے اس کے کردار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی ہے، اور اسے گدھے کے کاروباری منافع میں تبدیل نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ تعین کنندہ تک اس کے منافع کے طور پر نہیں پہنچتا: یہ اس کے ذریعہ لگائے گئے سرمائے کے حصے کے طور پر اس تک پہنچتا ہے، اس کے باوجود سیکشن 10 (2) (vii) دوسری شرط کے ذریعہ تخلیق کردہ افسانہ۔ اس افسانے کو متعارف کرانے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ جہاں پچھلے سالوں میں، فرسودگی الاؤنس کے ذریعے، ان سالوں کے لیے قابل ٹیکس آمدنی میں کمی کی جاتی ہے اور بالآخر اثاثہ فروخت پر ایک ایسی رقم حاصل کرتا ہے جو رٹ دس ڈاؤن ویلیو سے زیادہ ہو، یعنی اصل لاگت سے کم فرسودگی الاؤنس، محصول لینے کا جواز ہے۔ اس نے ٹوٹ پھوٹ کے خلاف معاوضہ میں کیا اجازت دی تھی، کیونکہ حقیقت میں فرسودگی کا نتیجہ نہیں نکلا۔ لیکن قاعدہ کی وجہ سے رسید کے اصل کردار کو تبدیل نہیں کیا جاتا ہے۔

ایک بار پھر، یہ کئی سالوں میں جمع شدہ فرسودگی ہے جسے اس سال کی آمدنی کے طور پر شمار کیا جاتا ہے جس میں اثاثہ فروخت ہوتا ہے۔ کسی اثاثہ کی تحریری قیمت اور اس کی فروخت سے حاصل ہونے والی قیمت کے درمیان فرق اگرچہ اسی کے کاروبار کے طرز عمل میں کمایا گیا منافع تصوراتی طور پر اس سال میں منافع کے طور پر شمار کیا جاتا ہے جس میں اثاثہ فروخت کیا جاتا ہے، لینے کے مقصد سے واپس جو پہلے سالوں میں اجازت دی گئی تھی۔

ایک کمپنی عام طور پر منافع کو اپنے کاروباری منافع سے تقسیم کرتی ہے نہ کہ اس کی قابل تشخیص آمدنی سے۔ تجارتی معنوں میں قابل تشخیص آمدنی اور کاروباری تشویش کے منافع کے درمیان کوئی واضح تعلق نہیں ہے۔ انکم ٹیکس کی تشخیص کے مقاصد کے لیے آمدنی کی گنتی مختلف قسم کے مصنوعی اصولوں پر مبنی ہوتی ہے اور اس میں کئی فرضی رسیدوں، کٹوتیوں اور الاؤنسز کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ آیا ڈیویڈنڈ کی زیادہ تقسیم غیر معقول ہوگی، جس ذریعہ سے ڈیویڈنڈ تقسیم کیا جانا ہے نہ کہ قابل تشخیص آمدنی کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ مقنّنہ نے اندراج فراہم نہیں کیا ہے۔ 23A کہ اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ آیا غیر تقسیم شدہ منافع کو تقسیم کرنے کا حکم دینے والا حکم نامہ، قابل تشخیص آمدنی کی چھوٹی پن کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اس ٹیسٹ کا فیصلہ کیا جائے گا کہ آیا زیادہ ڈیویڈنڈ تقسیم کرنا غیر معقول ہو گا، اس کا فیصلہ زیر بحث سال کے منافع کی روشنی میں کیا جانا چاہیے۔ اگرچہ کسی کمپنی کی قابلِ تشخیص آمدنی بڑی ہوسکتی ہے، تجارتی منافع اتنا کم ہوسکتا ہے کہ قابلِ ادائیگی ٹیکسوں سے کم ہونے والی قابلِ تشخیص آمدنی کے توازن اور ڈیویڈنڈ کے طور پر تقسیم کی جانے والی رقم کے درمیان فرق کی زبردستی تقسیم کے لیے کمپنی کو پیچھے ہٹنا پڑے گا۔ یا تو اس کے ذخائر پر یا اس کے سرمائے پر جو وہ قانون میں نہیں کرسکتا۔ مثال کے طور پر، جائیداد سے آمدنی حاصل کرنے والی کمپنیوں کے معاملے میں، اگرچہ ایکٹ کے سیکشن 9 کے تحت جائیداد کی حقیقی سالانہ قیمت پر ٹیکس لگایا جاتا ہے، لیکن اصل رسیدیں سالانہ قیمت سے کافی کم ہوسکتی ہیں اور اگر معقولیت قابل تشخیص آمدنی کی حد ہے نہ کہ تجارتی منافع، اکثر ایسے معاملات سامنے آسکتے ہیں جن میں کمپنیوں کو اپنی آمدنی پیدا کرنے والے اثاثے فروخت کرنے پڑ سکتے ہیں۔ مقنّنہ نے جان بوجھ کر اظہار "منافع کا چھوٹا ہونا" استعمال کیا ہے نہ کہ "قابل تشخیص آمدنی کا چھوٹا ہونا" اور اس تناظر میں کچھ بھی نہیں ہے جس میں اظہار "منافع کا چھوٹا ہونا" ہوتا ہے جو "منافع" کے اظہار کی مساوات کو "تخمینی آمدنی" کے ساتھ جواز بناتا ہے۔" سیکشن 23A میں منافع کی قلیلیت کا فیصلہ تجارتی اصولوں کی روشنی میں کیا جانا چاہئے نہ کہ کل رسیدوں کی روشنی میں، حقیقی یا غیر حقیقی۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ نظریہ ہندوستان میں ہائی کورٹس نے بغیر کسی اختلافی رائے کے لیا ہے، دیکھیں سر کستور چند لمیٹڈ V کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی سٹی(1)، Ezra Proprietary Estates Ltd. V کمشنر آف انکم

ٹیکس، مغربی بنگال (2)) اور کمشنر آف انکم ٹیکس، Bombay City I بمقابلہ F. L. Smidth & Co., (Bombay) Ltd. (3)۔

فلکشن انس کی طرف سے 10 .(2)(vii) دوسری شرط، سیکشن 2(6C) کے ساتھ پڑھیں، جو حقیقت میں آمدنی نہیں ہے، قابل تشخیص آمدنی کی گنتی کے مقصد سے، ٹیکس کے قابل آمدنی بنائی گئی ہے: لیکن اس حساب سے، یہ تجارتی منافع نہیں بنتی ہے۔ , اور اگر یہ تجارتی منافع نہیں ہے، تو اس کا اندازہ لگانے میں اس کو مدنظر رکھا جائے گا کہ آیا منافع کی قلیلیت کے پیش نظر بڑا ڈیویڈنڈ غیر معقول ہوگا۔ ہمارے فیصلے میں، ہائی کورٹ کا یہ کہنا درست تھا کہ 15,608 روپے کی رقم اس بات پر غور کرنے کے لیے ذمہ دار نہیں ہے کہ آیا کمپنی کے منافع کی قلیلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، اس سے بڑا اعلان کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ ڈیویڈنڈ

اس لیے اپیل ناکام ہوجاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔